Attat-o-Muhabat-e-Rasool

اطاعت ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

By:

Fatima batool

ادارہ نجم الہدیٰ للبنات جامع مسجد عمر رضی اللہ عنہ

پٹھان والا جھنگ روڈ فیصل آباد فون : 0300 6661755

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا

اے پناہِ جہاں سلامُ علیک
تکیۂ بیکساں سلامُ علیک

منزلِ تو مقامِ اَوْ اَدْنیٰ
گردِ راہ کہکشاں سلامُ علیک

اے نسیمِ سحر زمورِ حقیر
با سُلیماں رساں سلامُ علیک

من فتادہ بخاکِ کوئے تو اَم
خُذ یَدِیْ اے جواں سلامُ علیک

لُطف فرما کہ ما شکستہ تریم
لُطف شایانِ شاں سلامُ علیک

برہمہ آلِ پاک و اصحابش
فخر ہر دم بخواں سلامُ علیک

ارمغانِ عقیدت از حضرت صاحبزادہ غلام فخر الدین مدظلہ العالی
سیال شریف

انتساب

بصد ادب و خلوص
نہایت ہی مشفق و مہربان
استاذ محترم و مکرم کے نام

☆.. جن کا روشن چہرہ.......... جو ماحول کو منور کردے
☆.. عقابی آنکھیں.......... جن میں ایمان کی چمک
☆.. نور بکھیرتی ہوئی کشادہ پیشانی.......... جس پہ سجدوں کے نشان
☆.. سیاہ داڑھی میں جھلملاتے سفید بال.......... ایسے خوبصورت جیسے کالی برکھا میں سفید کبوتر محو پرواز ہوں
☆.. موتیوں کی طرح لڑیوں میں پروئے ہوئے آبدار دانت.......... جنہیں دیکھ کر ستاروں کی چمک یاد آئے۔
☆.. رسیلے ہونٹ.......... جن سے خطابت کا رس ٹپک ٹپک کر.......... الفاظ کے دوش پر بیٹھ کر سامعین کے کانوں میں اترتا جائے
☆.. میانہ قد..........
☆.. گوری رنگت..........
☆.. دلکش نقوش..........
☆.. من موہنی صورت..........
☆.. اک پیکر رعنائی و زیبائی.......... جیسے کسی مصور کا شہ پارہ ہو
☆.. چلنے میں وقار..........
☆.. بیٹھنے میں افتخار..........
☆.. اٹھنے میں یلغار..........

☆.. ملنے میں انکسار..........

☆.. ہر پہلوئے شخصیت چمکدار..........

☆.. خاموشی میں آب رواں کا ترنم..........

☆.. بولنے میں غنچوں کی چٹک..........

☆.. مسکراہٹ میں کلیوں کا تبسم..........

☆.. خوشی میں گلاب کے اس پھول کی مانند.......... جسے باد صبا گدگدا رہی ہو۔

☆.. غمی میں.......... دریا سکوت

☆.. غصہ میں.......... سمندر کا تلاطم

☆.. سادگی میں.......... بنارس کی صبح

☆.. سامعین میں ان کی موجودگی.......... ستاروں کے جھرمٹ میں چودھویں کا چاند

☆.. ان کے الفاظ.......... جگنوؤں کا چراغاں

☆.. ان کے فقرے.......... ستاروں کی قندیلیں

☆.. ان کے اشارے.......... شمشیر مومن کی کاٹ

☆.. ان کی خطابت.......... بحر جوش کا مدوجزر

☆.. ان کے خطاب کا تسلسل.......... رنگین تتلیوں کا بادل

☆.. ان کی نظروں میں.......... نشان منزل یعنی....... مدینہ منورہ

☆.. ان تمام اجزاء کو جب ہم اکٹھا کرتے ہیں.......... تو جو شخصیت معرض

☆.. وجود میں آتی ہے زمانہ اسے..........

استاذ العلماء

حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کے نام سے پکارتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التجا

اے رب دو جہاں !

اس جہان خواب میں

زیارت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

اور

اس جہان حساب میں

شفاعت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نصیب فرما۔

امیدوار

شفاعت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فاطمہ بتول

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم O اما بعد O

فاعوذ بالله من الشیطن الرجیم O

بسم الله الرحمن الرحیم O

محترم قارئین کرام! توجہ فرمائیں:

قرآن کریم کی کثیر آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

یا ایها الذین امنو اطیعو الله ورسوله (سورة الانفال 20)

''اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی''۔

قل اطیعو الله والرسول (سورة آل عمران 32)

''آپ فرمایئے اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی''۔

واطیعو الله ورسوله لعلکم ترحمون. اطاعت کرو اللہ کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تا کہ تم پر رحمت فرمائی جائے۔

وان تطیعوه تهتدوا (سورة النور 54)

''اگر تم اطاعت کرو گے میرے رسول کی تو ہدایت پاؤ گے''۔

من یطع الرسول فقد اطاع الله (سورة انساء 80)

''جو اطاعت کرے گا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس نے اطاعت کی اللہ تعالیٰ کی''۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے کیونکہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اسی کام کا حکم دیتے ہیں جس کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے اور اسی کام سے منع فرماتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔

وما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوه (سورة الحشر 7)

''جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس حکم لے کر آئیں اس کو قبول کر لو اور جس سے منع فرمائیں رک جاؤ''۔

من یطع الرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبین والصدیقین والشهدآء والصلحین و حسن اولئک رفیقا.

''جو اطاعت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین اور شہداء و صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی''۔

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کل امتی یدخلون الجنة الا من ابی.

''میری امت ساری جنت میں داخل ہوگی سوائے ان کے جنہوں نے انکار کیا''۔

عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا وہ جہنم میں داخل ہوگا''۔

قرآن کریم میں جابجا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کو بجالانے کا حکم دیا اور اپنے

محبوب ﷺ کی نافرمانی سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله. (سورۃ آل عمران 31)

''اگر تم محبت کرتے ہو اللہ تعالیٰ سے تو میری پیروی کرو۔اللہ تعالیٰ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اللہ تعالیٰ بڑا غفور الرحیم ہے۔

بندے کی محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ سے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے بندے سے مفہوم کی تشریح کرتے ہوئے قاضی عیاض فرماتے ہیں۔

الحب من الله عصمة او توفیق. ومن العباد طاعة.

''بندے سے اللہ کی محبت کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے بچاتا ہے۔اور نیک کاموں کی توفیق عطا فرماتا ہے اور بندوں کی محبت اللہ تعالیٰ سے کا یہ مفہوم ہے کہ بندہ اپنے رب کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

تعصی الالہ و انت تظھر حبہ
ھذا لعمری فی القیاس بدیع

''تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اس کے باوجود اس کی محبت کا دم بھرتا ہے میری زندگی کی قسم یہ عجیب وغریب بات ہے''۔

لو کان حبک صادقا لا طعتہ
ان المحب لمن یحب مطیع

''اگر تیری محبت کا دعویٰ سچا ہوتا تو اس کی فرمانبرداری کرتا کیونکہ یہ ایک واضح مسئلہ ہے کہ محبّ اپنے محبوب کا اطاعت گزار ہوتا ہے''۔

☆ اس کا یہ مفہوم بھی بیان کیا گیا ہے۔کہ'' وہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم واحترام بجالانے اور اس کی ناراضگی سے ہر وقت خائف رہے۔اور اللہ تعالیٰ کی بندے سے محبت کا یہ مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جس بندے سے محبت کرتا ہے اس پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے لئے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے''۔

محبوب دوجہاں ﷺ نے ایک دفعہ وعظ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

''تم پر میری سنت کا اتباع اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کا اتباع لازمی ہے اس کو اپنے دانتوں سے مضوط پکڑلو۔اور دین میں کوئی نئی باتیں پیدا کرنے سے اجتناب کرو کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہوتی ہے اور ہر بدعت گمراہی ہوتی ہے''۔

بدعت کس کو کہتے ہیں۔امام غزالی نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا۔

''کہ بدعت مذمومہ وہ ہے جو کسی مشہور حدیث کے خلاف ہو یا اس کی وجہ سے کسی سنت میں تغیر پایا جائے''۔

اب جب صرف بدعت کا لفظ ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے وہ امر مراد ہوتا ہے جو کسی سنت مشہور کے خلاف ہو یا اس سے محبوب کبریاء ﷺ کی کسی سنت میں تغیر رو پذیر ہو اور نیا کام جو کسی سنت مشہورہ کے خلاف نہ ہو وہ بدعت مذمومہ نہیں ہے۔بلکہ اس کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها.

''جس نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اس کا اجر ملے گا اور جو لوگ اس نئے طریقے کو اپنائیں گے

ان کا ثواب بھی اسے ملے گا''۔

بدعت کا لفظ مطلقاً ذکر کیا جائے تو اس سے مراد وہی فعل ہے جو سنت مشہورہ کے خلاف ہو۔

☆ حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

''کہ میں تم سے کسی کو اس حالت میں نہ پاؤں کہ وہ پلنگ پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور اس کے سامنے میرا کوئی حکم پیش کیا جائے جس میں میں نے کوئی کام کرنے کا یا کسی کام سے باز رہنے کا ارشاد فرمایا ہو تو وہ یہ کہے کہ میں اس کو نہیں جانتا' جو کتاب اللہ میں ہوگا ہم اس پر عمل کریں گے''۔

دوسرے حدیث پاک میں ہے۔

من السمسک بحدیثی وفهمه و حفظه جاء مع القرآن.

''جو شخص میری حدیث کو مضبوطی سے پکڑ لیتا ہے اور اس کو اچھی طرح سے سمجھتا ہے اس کو یاد کرتا ہے تو وہ قرآن کریم کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوگا''۔

و من تهاون بالقرآن و حدیثی خسر الدنیا والآخرة.

''اور جو قرآن کریم اور میری حدیث کے ساتھ لاپرواہی کرے گا وہ دنیا میں اور آخرت میں خائب و خاسر ہوگا''۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

عن النبی ﷺ قال المتمسک بسنتی عند فساد امتی له اجر ماة شهید.

''میری امت کے فساد کے وقت جو میری سنت پر مضبوطی سے قائم رہے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

جن آیات طیبات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو محبوب کائنات ﷺ کی فرماں برداری اور پیروی کرنے کا حکم دیا ہے وہاں عام طور پر دو لفظ استعمال ہوئے ہیں۔ اطاعت واتباع۔

ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ان دونوں لفظوں کا اصلاحی معنی کیا ہے تا کہ ان آیات قرآنی کا صحیح مفہوم سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے میں کوئی دقت اور الجھاؤ پیش نہ آئے۔

علامہ ابوالحسن آمدی جو اصول فقہ کے امام ہیں اطاعت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

من اتی بمثل فعل الغیر علی قصد اعظامه فهو مطیع

''جب کوئی شخص کسی دوسرے کی تعظیم و اکرام کے باعث بعینہ اس کے فعل کی طرح کوئی فعل کرے تو کہتے ہیں کہ یہ شخص فلاں کا مطیع ہے''۔

گویا اہل عرب جن کی زبان میں قرآن کریم نازل ہوا' اطاعت کا لفظ اس وقت استعمال کرتے ہیں جبکہ کسی کے حکم کی اطاعت کی جائے اس کی عزت و تکریم کی وجہ سے اور بعینہ ایسا کام کیا جائے جیسے وہ کرتا ہے۔

ائمہ لغت عرب لفظ اتباع کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''کسی کے قول کے اتباع کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح اس قول کا تقاضہ ہے اس کے مطابق عمل کیا جائے اور کسی کے فعل کے اتباع کا معنی ہے کہ اس فعل کو بعینہ کرنا اس کو تاسی کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور تاسی کے لفظ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے فعل کو اس طرح کیا جائے جس طرح وہ کرتا ہے اور اس لئے کیا جائے کیونکہ وہ کرتا ہے''۔

اتباع کی لغوی اور اصطلاحی تحقیق سے یہ واضح ہو گیا کہ محبوب دو جہاں ﷺ کی اتباع کے متعلق

جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے اس کی تعمیل صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم راحت دو جہاں ﷺ کے اقوال پر اس طرح عمل کریں جیسے ان اقوال کا تقاضا اور منشاء ہے اور محبوب دو جہاں ﷺ کے افعال کو اس طرح ادا کریں جس طرح محبوب کبریاء ﷺ نے ادا فرمائے اور اس لئے ادا کریں کیونکہ راحت دو جہاں ﷺ نے ان افعال کو ادا فرمایا۔

اگر ہم ان شرائط میں سے کسی شرط کو بھی نظر انداز کریں گے تو پھر اتباع نبوی ﷺ، جس کا ہمیں اللہ تعالیٰ نے بار بار حکم دیا ہے، اس سے محروم رہیں گے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے محبوب دو جہاں ﷺ کی اتباع و اطاعت کا تاکیدی حکم دیا ہے اسی طرح حاکم دو جہاں ﷺ کی حکم عدولی سے سختی سے منع کیا ہے۔ اس مضمون کی بے شمار آیات میں سے چند آیات درج ذیل ہیں۔

فلیحذر الذین یخلفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم. (سورۃ النور)

”پس ڈرنا چاہئے انہیں جو خلاف ورزی کرتے ہیں رسول کریم ﷺ کے فرمان کی، کہ انہیں کوئی مصیبت نہ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب نہ آلے“۔

ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین لہ الھدی و یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ماتولی و نصلہ جھنم و ساء ت مصیراً (سورۃ النساء)

”جو شخص مخالفت کرے (اللہ کے) رسول کی اس کے بعد کہ روشن ہوگئی اس کے لئے ہدایت کی راہ اور چلے راہ پر جو الگ ہے مسلمانوں کی راہ سے تو ہم پھرنے دیں گے اسے جدھر وہ خود پھرا ہے اور ڈال دیں گے اس کو جہنم میں اور یہ بہت بڑی پلٹنے کی جگہ ہے“۔

☆ ”حضرت ابو رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے امتیو! میں تم میں سے کسی کو اپنے مزین پلنگ پر بیٹھا ہوا نہ پاؤں کہ اس کے پاس میرے احکام میں سے کوئی حکم پیش کیا جائے جس میں میں نے کسی چیز کو کرنے کا حکم کیا ہو یا کسی چیز سے منع کیا ہو تو وہ بجائے اس کے میرے اس حکم کو بجا لائے وہ یہ کہے کہ اس بات کو میں نہیں جانتا، ہمیں تو جو بات قرآن کریم میں ملے گی ہم اس کی اتباع کریں گے۔ گویا وہ حضور ﷺ کی سنت کا انکار کریں گے“۔

☆ حضرت مقدام کی روایت میں یہ جملہ ہے۔

الا و ان ما حرم رسول اللہ ﷺ مثل ما حرم اللہ.

”کان کھول کر سن لو، جس طرح کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے حرام کیا وہ اسی طرح حرام ہے، جس طرح کسی چیز کو اللہ نے حرام کیا ہے“۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق کا یہ جملہ بھی حرز جان بنا لیجئے اور اپنی شاہراہ حیات کو اس کی روشنی میں ہمیشہ منور رکھئے۔ تاکہ آپ بھٹک نہ جائیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت امام داؤد، امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی اپنی صحاح میں روایت کی ہے۔

”حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا میں ہرگز اس کام کو چھوڑنے والا نہیں ہوں جس کو راحت دو جہاں ﷺ کیا کرتے تھے۔ اور میں ہر وہ کام کروں گا جو محبوب کبریاء ﷺ کا معمول مبارک تھا۔ کیونکہ مجھے اس بات کا ہر وقت خوف رہتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ محبوب کبریاء ﷺ کی کسی سنت کو نظر انداز کرنے سے میں راہ راست

ے بھٹک نہ جاؤں۔(مزید تفصیل کے لئے ہماری کتاب اطاعت رسول ﷺ کا مطالعہ کریں)۔

محبوب کریم ﷺ سے محبت:

ہر مومن پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ سے محبت کرے۔ کثیر التعداد آیات قرآنی اور بے شمار احادیث نبویہ ﷺ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی محبت کے بغیر ایمان نا تمام ہے۔ارشاد خداوندی ہے۔

قل ان کان آباؤکم و ابنآء کم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال. اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا و مسکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ و جھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین.

"(اے محبوب کریم ﷺ) آپ فرمایئے اگر ہیں تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور وہ کاروبار اندیشہ کرتے ہو جن کے مندے کا اور وہ مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو زیادہ پیارے تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے تو انتظار کرو یہاں تک کہ لے آئے اللہ تعالیٰ اپنا حکم اور اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا اس قوم کو جو نا فرمان ہے"۔

اس آیت طیبہ کے بعد کسی دوسری دلیل کی کیا ضرورت باقی رہ جاتی ہے. جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب کی محبت کو ثابت کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے سخت سرزنش کرتے ہوئے فرمایا کہ جن کا مال، اہل وعیال اور اولاد انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے زیادہ پیارے ہوں تو ان کو فرمایا انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے اور تمہیں تہس نہس کردے۔ پھر ایسی قوم کو فاسق کہا گیا ہے۔

اب ان احادیث طیبہ کو ملاحظہ فرمائیں جو امت کو محبت رسول کا درس دے رہی ہیں۔

☆ حضرت انس سے یہ حدیث مروی ہے۔ کہ "رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا تم سے کوئی بھی سچا مومن نہیں بن سکتا جب تک اس کے نزدیک اپنی اولاد اپنے والدین تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں"۔

☆ حضرت انس ہی سے ایک دوسری حدیث مروی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جس شخص میں یہ تین چیزیں ہوں وہ ایمان کی حلاوت پائے گا (۱) اللہ اور اس کے رسول سے اس کی محبت تمام لوگوں سے زیادہ ہو (۲) وہ جس شخص سے محبت کرتا ہے صرف اللہ تعالیٰ کی وجہ سے کرتا ہے (۳) وہ کفر کی طرف لوٹنے کو اس قدر ناپسند کرتا ہے، جس طرح دوزخ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے"۔

☆ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ حاکم دو جہاں ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی بھی کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ میں اسے دنیا میں ہر چیز سے محبوب نہ ہوں۔ محبوب دو جہاں ﷺ نے جب توجہ فرمائی تو حضرت عمر میں ایک انقلاب رونما ہو گیا، بارگاہ رسالت میں حضرت عمر نے عرض کی اس ذات پاک کی قسم جس نے آپ پر قرآن کریم نازل کیا آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ترین ہیں۔ رحمت دو جہاں ﷺ کی ادنیٰ سی توجہ نے حضرت عمر میں یہ انقلاب برپا کر دیا اور آپ کہاں سے اٹھے اور ایمان کی کن بلندیوں پر فائز ہوئے فرمایا الآن یا عمر . اے عمر اب تمہارا ایمان مکمل ہو گیا ہے۔

☆ حضرت سہل سے مروی ہے ''جو شخص اپنے تمام حالات میں سے اپنے آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زیر تصرف خیال نہیں کرتا وہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی مٹھاس کو نہیں چکھ سکتا کیونکہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **لا یؤمن احدکم حتی اکون الخ۔**

☆ قاضی عیاض اس کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''جب تک کوئی شخص یقین کے ساتھ اس بات کو نہیں جانتا کہ وہ ہر وقت ہر حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع فرمان ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی پابندی اس پر لازم ہے اور وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بے دام ہے' اس وقت تک وہ اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں۔ (الشفاء)

☆ ابو زید سروزی فرماتے ہیں محمد بن یوسف نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قیام کب برپا ہوگی۔ مالک دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا **ما اعددت لھا**۔ تو نے قیامت کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ زیادہ نمازیں پڑھتا ہوں نہ زیادہ روزے رکھتا ہوں نہ زیادہ صدقات دیتا ہوں۔ **لکنی احب اللہ ورسولہ** ۔ البتہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔

نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **انت مع من احببت** ۔ تیرا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہوگا۔

☆ ایک دوسری حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

''حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن اور حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جو میرے ساتھ محبت کرتا ہے اور ان دو بچوں سے محبت کرتا ہے اور ان کے والد اور والدہ ماجدہ سے محبت کرتا ہے وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا اور میرے درجہ میں ہوگا''۔

☆ ایک صحابی نے حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ اپنے اہل و عیال' اپنے مال سے بھی' زیادہ پیارے ہیں۔ جب میں آپ کو یاد کرتا ہوں تو یارائے صبر نہیں رہتا یہاں تک کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کر کے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہوں۔ مجھے اب یہ خیال آتا ہے کہ میں نے ایک دن یہاں سے انتقال کرنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس دنیا فانی سے رحلت فرمائیں گے۔ مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے بعد جنت کے اعلیٰ وارفع مقام پر فائز ہوں گے جہاں دم مارنے کی مجھے تاب نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے محروم رہوں گا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق پر کیونکر صبر کروں گا؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق زار کی یہ بات سنی تو یہ آیت نازل فرمائی۔

من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبین والصدیقین والشھدآء والصلیحین وحسن اولئک رفیقا (سورۃ النساء)

''جو اطاعت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تو وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء' صدیقین' شہداء اور صالحین۔ اور کیا ہی اچھے ہیں یہ ساتھی''۔

جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اس صحابی کو یاد فرمایا اور یہ آیت پڑھ کر سنا دی اور اس کو شاد کام کیا۔

☆ دوسری حدیث پاک میں ہے کہ ایک صحابی جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتا تھا تو ٹکٹکی باندھ کر حسن کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور دیکھتا رہتا اور آنکھ نہ جھپکتا۔ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا تو نے یہ کیا حال بنایا ہوا ہے۔ عرض کی میرا باپ اور میری ماں آپ پر قربان جب دل اداس ہوتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخ انور کو دیکھ دیکھ کر اس کو تسلی دلاتا ہوں لیکن جب قیامت کا دن ہوگا آپ کا مقام بڑا اعلیٰ وارفع ہوگا' میں کیونکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرسکوں گا۔

☆ حضرت انس فرماتے ہیں کہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **من احبنی کان معی فی الجنة.** جو میرے ساتھ محبت کرتا ہوگا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (الشفاء)

☆ یعقوب بن عبدالرحمٰن حضرت سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ محبوب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ مجھ سے محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ اس بات کو دوست رکھیں گے کہ ان سے ان کے اہل وعیال اور مال و منال کو لے لیا جائے اور اس کے عوض انہیں میری ایک جھلک نصیب ہو جائے۔

☆ عبدہ بنت خالد بن معدان سے مروی ہے آپ کہتی ہیں کہ میرے باپ خالد اس وقت تک بستر پر آرام نہیں کرتے تھے جب تک وہ جان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کو جی بھر کر یاد نہیں کر لیا کرتے تھے۔ آپ مہاجرین وانصار کے نام لے کر یاد کرتے۔ وہ فرماتے ھم اصلی وفخری۔ میرا سارا ناز پاک لوگوں پر ہے انہیں کے دیدار کے لئے میرا دل تڑپتا ہے اور میرا شوق بڑھتا ہے۔ آپ یہ دعا مانگتے۔ **فعجل رب قبضی الیک.** مجھے جلدی اپنے پاس بلالے تاکہ میں عشاق مصطفیٰ کا دیدار کرسکوں۔ یہی کہتے کہتے ان پر نیند غالب آجاتی ہے اور سو جاتے۔

☆ ابن اسحاق کہتے ہیں انصار کی ایک خاتون جس کا باپ' بھائی اور خاوند غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے انہوں نے صحابہ سے پوچھا ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیفیت ہے؟ صحابہ نے کہا جان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم بخیر و عافیت ہیں۔ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ہیں جس طرح تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا پسند کرتی ہے۔ اس نے کہا مجھے دکھاؤ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں تاکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نظر بھر کر دیکھ لوں۔ جب اس خاتون نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کرلیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخیر و عافیت پایا تو اچانک اس کے منہ سے یہ آواز نکلی۔ **کل مصیبة بعدک جلل.** یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ بخیر و عافیت ہیں تو راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کے بعد ہر مصیبت میرے نزدیک کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

☆ کسی نے سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تم محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس حد تک محبت کیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا بخدا راحت جان صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک ہمارے مالوں' اولادوں سے ہمارے ماں باپ سے اور پیاسے کے لئے ٹھنڈا پانی جتنا عزیز ہوتا ہے اس سے زیادہ محبوب ہیں۔

☆ زید بن اسلم روایت کرتے ہیں ایک رات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ کی گلیوں میں نکلے تاکہ لوگوں کی پاسبانی کریں۔ ایک گھر میں چراغ دیکھا وہاں ایک بوڑھی عورت اون دھن رہی تھی اور یہ پڑھ رہی تھی

علی محمد صلوة الابرار

صلی علی الطیبون الخیار

"نیک اور پاک لوگوں کے درود وسلام جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوں۔ پاک لوگ اور نیک لوگ

اللہ کے محبوب پر درود شریف پڑھتے ہیں"۔

قد کنت قواما بکاء بالاسحار

یا لیت شعری والمنایا اطوار

"محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات عبادت میں کھڑے ہونے والے تھے سحری کے وقت گریہ زاری کیا کرتے تھے"۔

ھل یجمعنی و حبیبی الدار

"کیا کوئی ایسا وقت آئے گا کہ ہم محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مکان میں ہوں گے۔

حضرت عمرؓ اس خاتون کے شعر سن کر بیٹھ گئے اور رونے لگے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر کا پاؤں سن ہو گیا آپ کو کہا گیا جس سے آپ کو سب سے زیادہ محبت ہے اس کو یاد کریں آپ کا پاؤں درست ہو جائے گا۔ آپ نے زور سے کہا یا محمداہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ اسی وقت آپ کا پاؤں درست ہو گیا۔

☆ حضرت بلال کی وفات کا وقت قریب آیا۔ ان کی زوجہ آپ کے سرہانے بیٹھی تھیں۔ شدت غم سے ان کی زبان سے نکلا واحزناہ۔ حضرت بلال نے فرمایا یہ مت کہو بلکہ کہو واطرباہ۔ کتنا خوشی کا وقت ہے۔ کل محبوب دو جہاں سے اور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے ملاقات ہو گی۔

☆ ایک صحابیہ حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر تھیں۔ عرض کی مہربانی فرما کر راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سے چادر ہٹائیے۔ آپ نے چادر مبارک ہٹائی تو اس پر گریہ طاری ہو گیا۔ اتنا روئیں کہ روح پرواز کر گئی۔

☆ جب اہل مکہ زید بن دشنہ کو قتل کرنے کے لئے حرم شریف سے نکال کر لے گئے تو ابوسفیان بن حرب نے حضرت زید کو کہا اے زید میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیری جگہ ہمارے پاس ہوتے' محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شہید کیا جاتا اس وقت تو اپنے اہل خانہ کے پاس خوش وخرم ہوتا؟ اس عاشق صادق زید بن دشنہ نے ابوسفیان کو جواب دیا اے ابوسفیان تم کس غلط فہمی میں مبتلا ہو؟

"اے ابوسفیان! بخدا میں تو اس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس میں اپنے اہل خانہ کے پاس ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا بھی چبھتا اور میں امن وامان سے اپنے گھر والوں کے پاس ہوتا"۔

☆ جب کوئی عورت جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہ قسم لیتے کہ وہ اپنے خاوند کے بغض کے باعث اپنا گھر چھوڑ کر نہیں آئی اور نہ کسی اور شخص کی محبت اسے یہاں لے آئی ہے۔ بلکہ وہ تو محض اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے باعث اپنا گھر بار اہل وعیال چھوڑ کر آئی ہے۔

☆ حضرت ابن عمرؓ ابن زبیر کی شہادت کے بعد ان کی میت پر آئے اور ان کے لئے مغفرت کی دعا کی اور کہا کہ کنت واللہ ماعلمت صواما قواما تحب اللہ ورسولہ. بخدا مجھے جتنا علم ہے آپ بہت زیادہ روزہ رکھنے والے ساری رات کھڑے ہونے والے تھے اور اس کے رسول کے ساتھ محبت کرنے والے تھے۔

علامات محبت

اطاعت وفرمانبرداری:

جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے وہ اس کی موافقت کو اپنے اوپر لازم کرتا ہے۔ اور اگر یہ علامت اس میں نہیں پائی جاتی تو وہ محبت کا جھوٹا مدعی ہے۔ محبوب کریم ﷺ کی محبت میں وہ سچا ہے جو حاکم کائنات کا تابع فرمان ہو، جان دو جہاں ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہو، محبوب دو جہاں ﷺ کے ارشادات و افعال کا متبع ہو۔ محبوب کریم ﷺ کے احکام کو بجالانے اور جن چیزوں سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے ان سے باز رہے۔ عسرت، تنگدستی اور خوشحالی میں محبوب دو جہاں ﷺ کے ارشادات کی تعمیل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات سی محبت کرنے والوں کو بھی اتباع رسول ﷺ کا حکم دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ.** اے حبیب ﷺ آپ فرمائیں اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگے گا۔

☆ سعید بن مسیب حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے میرے بیٹے! اگر تو اس حالت میں صبح کرے اور شام کرے کہ تیرے دل میں کسی کے بارے میں بغض و کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کر۔ پھر محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا اے میرے بیٹے میری یہی سنت ہے اور جس نے میری سنت کو زندہ کیا اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جس نے میرے ساتھ محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

جو ان سنتوں کی پوری پیروی کرے گا اس کی محبت کامل ہوگی اور جو تمام سنتوں پر عمل پیرا نہیں ہوگا اس کی محبت ناقص ہوگی لیکن یہ نہیں کہا جائے گا کہ وہ اہل محبت سے نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ حدیث پاک ہے کہ ایک شخص کو شراب پینے کے جرم میں حد لگائی گئی تو کسی نے اس پر لعنت بھیجی کہ کئی بار اسے اس جرم کی سزا مل چکی ہے لیکن یہ باز نہیں آیا۔ محبوب دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا **لا.** اس پر لعنت مت بھیجو۔ اگرچہ یہ گنہگار ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

محبوب دو جہاں ﷺ کا ذکر کرنا

محبوب کریم ﷺ کی محبت کی ایک اور علامت یہ ہے کہ محبوب کریم ﷺ کا کثرت سے ذکر کرتا رہے۔ **من احب شیاء اکثر ذکرہ.** جو شخص کسی سے محبت کرتا ہے وہ بکثرت اس کا ذکر کرتا ہے۔ نیز اس کے دل میں محبوب کریم ﷺ کی زیارت کا شوق ہر وقت اسے تڑپاتا رہتا ہے۔ **فکل حبیب یحب لقاء حبیبہ.** ہر محب اپنے محبوب سے ملاقات کا خواہش مند ہوتا ہے۔

قبیلہ اشعر کا وفد جب مدینہ طیبہ کے قریب پہنچا اور جان کائنات ﷺ سے ملاقات کی گھڑی قریب آئی تو وہ بڑے جوش سے یہ نعرے لگاتے۔ **غدا نلقی الاحبة محمد و صحبه.** کل ہماری ملاقات اپنے پیاروں سے ہوگی یعنی جان کائنات ﷺ اور صحابہ کرام سے۔

اسی طرح کے کئی واقعات آپ پڑھ چکے ہیں کہ صحابہ کرام راحت جاں ﷺ کے شوق وصال میں کس طرح بے چینی اور بے قراری کا اظہار کیا کرتے۔

تعظیم محبوب ﷺ

☆ محبوب کریم ﷺ کی محبت کی علامت میں سے یہ بھی ایک ہے کہ وہ کثرت سے محبوب کریم ﷺ کا ذکر کرے اور ذکر کے وقت محبوب کریم ﷺ کی تعظیم اور توقیر کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ راحت دو

جہاں ﷺ کا نام نامی سن کر اس پر خضوع وخشوع کی کیفیت طاری ہو جائے۔

☆ اسحاق تجیبی کہتے ہیں کہ محبوب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام جب اپنے آقا کا ذکر کرتے تھے تو ان پر کپکپی اور گریہ طاری ہو جاتا تھا۔ اور وہ سراپا عجز وانکسار بن جاتے تھے۔

محبوب کریم ﷺ کی محبوب چیزوں سے محبت

☆ محبوب کریم ﷺ کی محبت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اس چیز سے بھی محبت کرے جس سے راحت دو جہاں ﷺ کو محبت ہے۔ محبوب کریم ﷺ کے اہل بیت' صحابہ کرام' مہاجرین وانصار سے وہ صدق دل سے محبت اور اس چیز سے عداوت رکھے جس سے محبوب کریم ﷺ کو عداوت ہو۔ محبوب کریم ﷺ نے حسنین کریمین کے بارے میں فرمایا اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

☆ دوسری روایت میں ہے کہ جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے جو ان دونوں سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے بغض رکھتا ہے۔

امام ترمذی نے اپنی سنن میں یہ حدیث پاک روایت کی ہے۔

''لوگو! میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو طعن وتشنیع کا ہدف نا بنانا۔ جو میرے صحابہ سے محبت کرتا ہے وہ میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض کے باعث ان سے بغض رکھتا ہے۔ پس جو انکو اذیت پہنچاتا ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے اور جو مجھے اذیت پہنچاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جلد ہی ہلاک کر دے گا''۔ (الشفاء)

☆ حضرت سیدۃ النساء کے بارے میں محبوب کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ **انھا بضعة مني يغضبني ما اغضبها.** ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے غضبناک کرتی ہے وہ مجھے بھی غضبناک کرتی ہے''۔

☆ بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔ **قال رسول الله ﷺ آية الايمان حب الانصار و آية النفاق بعضهم.** ''ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض ہے''۔

☆ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ راحت دو جہاں ﷺ نے فرمایا جو اہل عرب سے محبت کرتا ہے وہ اس لئے کہ میں ان سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ اس لئے کہ مجھ سے وہ بغض رکھتا ہے۔

درحقیقت محبوب کی ہر چیز' محبوب کو پسندیدہ ہوتی ہے۔

☆ سلف صالحین کا یہی معمول تھا کہ وہ ہر اس چیز سے محبت کرتے تھے جس سے ان کا محبوب آقا ﷺ محبت فرماتا تھا۔

☆ سیدنا حضرت حسن بن علی' عبداللہ بن عباس اور ابن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوتے اور درخواست کرتے کہ جو کھانا آپ محبوب دو جہاں ﷺ کے لئے پکاتی تھیں اور محبوب کریم ﷺ اس کو پسند کرتے وہی کھانا ان کے لئے بھی پکائیں۔

جس طرح محبوب کی ہر چیز محبوب ہوتی ہے اسی طرح ہر وہ چیز جسے محبوب ناپسند کرتا ہے وہ اس کے محب کو بھی ناپسند ہونی چاہیے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوآدون من حآد اللہ ورسولہ الآیہ۔

''تو ایسی قوم نہیں پائے گا جو ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت پر پھر وہ محبت کرے ان سے جو مخالف کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ خواہ وہ مخالفین ان کے باپ ہوں یا ان کے فرزند ہوں یا ان کے بھائی ہوں یا کنبے والے ہوں''۔

یہ محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے باپوں اور بیٹوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کے بیٹے نے ان کا نام بھی عبد اللہ تھا' بارگاہ رسالت میں عرض کی لو شئت لآتیتک برآسہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں ڈال دوں۔

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت

محبت کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت کرے اور اس کی پیروی کرے۔

☆ ''سہل بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی قرآن کی محبت ہے اور قرآن حکیم کی محبت کی نشانی محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانی محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے محبت کی نشانی آخرت کی محبت ہے۔ آخرت کی محبت کی نشانی دنیا سے نفرت ہے۔ دنیا سے نفرت کی نشانی یہ ہے کہ وہ دولت نہ جمع کرتا ہے مگر بقدر ضرورت''۔

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی نشانی یہ ہے کہ وہ محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت کرے اور ان کے لئے خیر خواہی کرے۔ ان کی بہتری کے کاموں میں کوشاں رہے۔ ان کی تکالیف کو دور کرے جس طرح محبوب دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم مومنین کے لئے رؤف الرحیم ہیں۔

محبت کے اسباب

محترم قارئین کرام! اس سے پہلے آپ محبت کی تعریف اور محبت کی علامتوں کے بارے میں پڑھ آئے ہیں۔ اب آپ کو ان امور کے بارے میں بتانا ہے جو محبت کا سبب ہیں۔

جب ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز پائی جائے تو محبت خود بخود پیدا ہو جاتی ہے۔ جمال' کمال اور

نوال۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری حسن سے نوازا ہو اس کو دیکھتے ہی دل میں اس کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ جہاں کہیں کوئی کمال ہو وہاں بھی دل میں اس کی چاہت اور پیار پیدا ہوتا ہے۔ اور جو شخص اپنے احسان اور سخاوت سے کسی کو مسرور و شادمان کرتا ہے اس کی محبت کا جذبہ بھی دل میں از خود پیدا ہو جاتا ہے۔ محبوب دو جہاں ﷺ کی ذات اقدس و گرامی میں یہ تینوں صفات بدرجہ کمال موجود تھیں۔ محبوب کریم ﷺ جیسا کبھی کسی نے کوئی حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب کہا ہے۔

واجمل منک لم ترقط عینی
واحسن منک لم تلد النساء

"محبوب کریم ﷺ سے زیادہ کوئی جمیل کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور آپ سے بڑھ کر حسین کسی ماں نے نہیں جنا"

محبوب دو جہاں ﷺ کی سخاوت بے نظیر و بے مثال تھی۔ اتنا سخی و کریم چشم فلک پیر نے کسی زمانہ میں نہیں دیکھا۔ جو کوئی حاجت مند سائل بن کر حاضر ہوتا محبوب دو جہاں ﷺ اسے کبھی محروم واپس نہ کرتے بلکہ اس کی توقع سے بھی زیادہ اس کے دامن کو بھر دیتے۔

محبوب کریم ﷺ کے لطف و احسان کی تو کوئی مثال نہیں۔ اللہ کریم نے قرآن کریم میں راحت جاں ﷺ کی شان رحمت کو بار بار مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ وما ارسلنک الا رحمة للعالمین ○ دوسری جگہ ارشاد فرمایا بالمؤمنین رؤف الرحیم۔ اللہ تعالیٰ نے محبوب کبریاء کو شفیع المذنبین بنایا۔ جس گنہگار کے لئے بھی جان دو جہاں ﷺ نے اپنے رب کریم کی بارگاہ میں بخشش کی التجاء کی اللہ تعالیٰ نے اسے شرف قبول سے نوازا۔

جس ذات اقدس واطہر میں یہ تینوں خوبیاں اور کمالات بدرجہ اتم موجود ہوں ان کی محبت و عشق کی شمع خود بخود فروزاں ہو جاتی ہے۔ اس سے بڑا بدنصیب اور بدبخت کون ہوگا جو اس مرقعہ دلبری و زیبائی کو دیکھ کر سو جان سے اس پر قربان نہ ہو۔

علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا۔

کون سا احسان اس محسن اعظم کے احسان سے بڑا ہے۔ جس نے مخلوق خدا کو ضلالت و کفر کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے نور سے منور شاہراہ مستقیم پر گامزن کر دیا اور اس سے بڑا فضل و کرم کیا ہے کہ جو جہنم کے ابدی عذاب کے مستحق قرار پا چکے تھے۔ ان کے لئے شفاعت فرمائی اور ان کو جنت کی ابدی نعیم تک پہنچا دیا۔

محبت کے جملہ اسباب اپنی مکمل اور اعلیٰ ترین صفات سے محبوب دو جہاں ﷺ میں پائے جاتے ہیں اسی لئے ہر صاحب قلب سلیم اس نور مطلق کو دیکھ کر سو جان سے فدا ہو جاتا ہے۔

خیر خواہی اور نصیحت

عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ ﷺ ان الدین النصیحة ان الدین النصیحة ان الدین النصیحة قالوا لمن یارسول اللہ قال للہ ولکتابه ولرسوله وائمة المسلمین و عامتھم۔

"حضرت تمیم الداری سے مروی ہے کہ جان کائنات ﷺ نے فرمایا بے شک دین خیر خواہی کا

نام ہے۔ بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔ بے شک دین خیر خواہی کا نام ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ تعالیٰ' اس کی کتاب' اس کے رسول اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی''۔

امام ابو سلیمان نصیحت کا مفہوم بتاتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جس کو نصیحت کی جارہی ہے' اس کی مکمل بھلائی کے ارادے کو لفظ نصیحت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لغت میں نصیحت کا معنی اخلاص ہے۔ عرب کہتے ہیں۔ **نصحت العسل اذا خلصته من شمعه.** میں نے شہد کو صاف کیا یعنی جب شہد کو ہر طرح کی آلائشوں سے پاک کر دیا جائے تو کہتے ہیں **نصحت العسل** میں نے شہد کو پاک کر دیا۔

اب اس حدیث پاک کی وضاحت سماعت فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ کے لئے نصیحت کا معنی یہ ہے کہ اس کی وحدانیت کا صحیح عقیدہ رکھا جائے اور اسے ان صفات سے موصوف کیا جائے جو اس کی شان الوہیت کے شایان ہوں۔ اور تمام نقائص وعیوب سے اسے پاک یقین کیا جائے اور اس کی محبت کی رغبت کی جائے اور اس کی ناراضگی سے دور بھاگا جائے اور خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے۔

والنصیحة لکتابه کا معنی یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور جو اس میں احکام ہیں ان پر عمل کیا جائے۔ اس کی تلاوت حسن وخوبی سے کرے اور تلاوت کے وقت خشوع وخضوع پیدا ہو۔ اس کی تعظیم کی جائے اور اس کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ قرآن کریم کو ان تاویلوں سے دور رکھا جائے جو اہل زیغ نے کی ہیں۔

وانصیحة لرسوله کا مفہوم یہ بتایا گیا ہے کہ اس کی نبوت کی تصدیق کی جائے۔ اس کے احکام کی تعمیل کے لئے پوری کوشش کی جائے اور رحمت دو جہاں ﷺ کی حیات ظاہری میں پوری طرح آپ کی مدد اور مساعدت کی جائے۔ رحمت دو جہاں ﷺ کی سنت کو زندہ کیا جائے اور کسی کو اس میں آمیزش کی اجازت نہ دی جائے۔ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی دعوت دی جائے اور اس میں کسی کوشش سے دریغ نہ کیا جائے۔ راحت دو جہاں ﷺ کے وصال کے بعد **نصیحة للرسول** کا مفہوم یہ ہے کہ محبوب دو جہاں کی عزت وتکریم میں ذرا کمی نہ ہونے دیں محبوب دو جہاں ﷺ کی محبت میں دوسروں سے آگے بڑھنے میں کوشش کی جائے اور محبوب دو جہاں ﷺ کی سنت مبارکہ سیکھنے میں ذرا کاہلی کا ثبوت نہ دے۔ محبوب دو جہاں ﷺ کے اہل بیت' صحابہ کرام سے دلی محبت کی جائے جو مالک دو جہاں ﷺ کی سنت کا تارک ہو اس سے قطع تعلقی کی جائے اور اس کو برا سمجھا جائے۔ محبوب دو جہاں ﷺ کی امت پر ہر طرح کی شفقت کی جائے۔ معلم اخلاق ﷺ کے اخلاق حسنہ اور سیرت طیبہ پر عمل کرنے میں پوری کوشش کی جائے۔

یہ نصیحت درحقیقت اس محبت کا نتیجہ ہے جو امتی کو اپنے محبوب رسول ﷺ سے ہوتی ہے۔ امام ابوالقاسم القشیری روایت کرتے ہیں کہ خراساں کا ایک بادشاہ عمرو بن لیث نامی تھا۔ اس کو کسی نے خواب میں دیکھا۔ اسے کہا تیرے ساتھ اللہ نے کیا سلوک کیا؟ انہوں نے بتایا اس نے مجھے بخش دیا۔ اس نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہوئی؟ اس نی کہا ایک روز میں پہاڑ کی چوٹ پر چڑھا۔ چاروں طرف میرا لشکر پھیلا ہوا تھا۔ لشکر کو دیکھ کر میرا دل بہت خوش ہوا۔ میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش میں عہد نبوت میں ہوتا اور اس لشکر جرار کے ساتھ

رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اس خیال کو پسند فرمایا اور مجھے بخش دیا۔ **النصیحة الائمة المسلمیں.** اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہر حق بات میں ان کی اطاعت کروں اور مدد کروں اور ان کو نیکی کا حکم دوں بہتر انداز سے ان کی اصلاح کی کوشش کروں جن کاموں میں ان سے غفلت ہوتی ہے ان سے متنبہ کروں اور مسلمانوں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کی تلقین کروں۔

عام لوگوں کی نصیحت کا یہ مطلب ہے کہ میں ان کو ان امور کی طرف دعوت دوں جن میں ان کی مصلحت ہے اور دین کے معاملات میں ان کی امداد کروں اور مسلمانوں میں جو نادار مفلس ہوں ان کی مالی امداد کروں۔ اور ان کے جو عیوب ہیں ان کی پردہ پوشی دریغ نہ کروں۔ ہر ضرر سے انہیں بچاؤں۔ اور ہر فائدہ سے ان کو خورسند کروں۔ اپنے قول و فعل سے ان کی دنیا و آخرت سنوارنے کی کوشش کروں۔ جو شریعت کی اطاعت سے غافل ہیں ان کو متنبہ کروں۔ جو جاہل ہیں ان کو تعلیم دوں۔ جو محتاج ہیں ان کی حاجت پوری کروں۔ ہر ضرر سے انہیں بچاؤں اور ہر نفع و فائدہ سے ان کو محظوظ کروں۔

محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم

اللہ کریم نے اپنی کتاب مقدس میں متعدد آیات میں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کا اپنے صحابہ کو حکم دیا ہے اور ہر وہ اسلوب جس میں بے ادبی کا شائبہ تک بھی ہو ایسے اسلوب سے سختی سے منع کیا۔ چند آیات سے آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ **انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا الایة.** (سورة الفتح)

''اے محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر خوشخبری سنانے والا بنا کر بروقت ڈرانے والا بنا کر تا کہ تم ایمان لاؤ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے محبوب رسول کے ساتھ اور تعظیم کرو۔ میرے رسول کا۔

یہاں کئی طرح سے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی تعظیم و تکریم کا حکم دیا ہے۔ اس آیت کریمہ کے ابتدائی الفاظ سورۃ الاحزاب میں بھی موجود ہیں وہاں آغاز خطاب **یاایھا النبی** کے الفاظ سے ہے خود جب ندا فرمائی تو نام لے کر نہیں بلکہ **یاایھا النبی** کے پر جلال الفاظ سے اپنے نبی کو خطاب فرمایا۔ اس کے بعد شاہد، مبشر اور نذیر کے پروقار القابات سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کی ہے۔ آخر میں حکم دیا گیا ہے کہ اس رفیع الشان رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی تعظیم کرو۔ حضرت ابن عباس تعزروہ کا مفہوم اس طرح بیان کرتے ہیں۔

تعزروہ تجلوہ. یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان جلیل بیان کرو۔

المبرد تعزروہ کا معنی بیان کرتے ہیں **تبالغوا فی تعظیمه.** میرے حبیب کی تعظیم میں مبالغہ سے کام لو۔

اخفش کہتے ہیں **تعزروہ تنصروہ** . تم آپ کی نصرت اور امداد کرو۔

اس ایک آیت میں ہی خود اللہ تعالیٰ نے بارگاہ نبوت کے جن آداب کی طرف صراحۃ یا کنایۃ اپنے بندوں کی راہنمائی کی ہے اس کے بعد کسی مزید تنبیہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ایک دوسری آیت میں محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کی مزید تاکید فرمائی جارہی ہے۔

یاایھا الذین آمنوا لاترفعوآ اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا له بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون.

"اے ایمان والو! نہ بلند کرو اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اور نہ زور سے بولو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بات کرو۔ جس طرح زور سے تم ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔ (اس بے ادبی) سے کہیں ضائع نہ ہو جائیں تمہارے اعمال اور تمہیں خبر تک نہ ہو"۔

یہاں محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو تلقین کی جا رہی ہے کہ جب وہ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں تو ان کا لب ولہجہ کیا ہونا چاہئے۔ یہاں لب ولہجہ میں بھی ادب کو ملحوظ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔ خبردار محتاط رہنا کہیں گفتگو کرتے وقت تمہاری آواز میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ ہو جائے۔ ورنہ تمہارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں گے اور تمہیں اس نقصان عظیم کا شعور تک بھی نہ ہوگا۔

پھر ارشاد ربانی ہے۔

یاایها الذین آمنوا لاتقدموا بین یدی الله ورسوله واتقو الله ان الله سمیع علیم.

"اے ایمان والو! آگے نہ بڑھا کرو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ ڈرتے رہا کرو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے"۔

پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی ستائش کرتے ہیں جو بارگاہ رسالت میں گفتگو کرتے وقت اپنی آوازوں کو نیچا رکھتے ہیں

ان الذین یغضون اصواتهم عند رسول الله اولئک الذین امتحن الله قلوبهم للتقوی لهم مغفرة و اجر عظیم.

بیشک جو پست رکھتے ہیں اپنی آوازوں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہی وہ لوگ ہیں، مختص کرلیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے۔ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے۔

ان الذین ینادونک من ورآء الحجرات اکثرهم لا یعقلون.

"بے شک جو لوگ پکارتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجروں کے باہر سے ان میں اکثر ناسمجھ ہیں"۔

ایسے لوگوں کو نادان اور ناسمجھ فرمایا گیا جو جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر بلند آواز سے پکارتے ہیں۔ ابو محمد مکی لکھتے ہیں کہ گفتگو کرنے میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سبقت لے جاؤ اور خطاب کرنے میں اجڈپن کا مظاہرہ نہ کرو۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر پکارا نہ کرو بلکہ ایسے الفاظ سے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرو جن میں ادب واحترام کا پورا طرح لحاظ رکھا گیا ہو۔ مثلاً **یارسول الله ' یا نبی الله** سے۔

جب بنو تمیم بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو ان کے خطیب نے از راہ تفاخر خطبہ دیا اور اپنی قوم کی بڑائی بیان کی۔ اس کا جواب دینے کے لئے مالک دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خطیب مقرر کر کے بنی تمیم کے خطیب کا جواب دینے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے بنو تمیم کے خطیب کو منہ توڑ جواب دے کر اسے خاموش کر دیا۔

ان کے کانوں میں بہرہ پن تھا۔ یہ خود بھی بات کرتے تو بلند آواز سے کرتے۔ جب **لا ترفعو اصواتکم** الایۃ نازل ہوئی تو ان پر غم واندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا کہ ان کی آواز اونچی ہے مبادا انہوں نے اونچے لہجہ میں گفتگو کی ہو اس کی پاداش میں ان کے سارے اعمال ضائع ہو گئے ہوں۔

یہ فرط غم سے گھر میں بیٹھ گئے۔ باہر نکلنا چھوڑ دیا۔ جب چند روز نماز کے لئے مسجد میں نہ آئے تو محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں دریافت کیا۔ عرض کی گئی جب سے یہ آیت نازل ہوئی اس دن وہ گھر میں کواڑ بند کر کے داخل ہو گئے ہیں اور رونے کے بغیر ان کا کوئی شغل نہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی

حالت زار پر رحمت فرماتے ہوئے انہیں اپنی بارگاہ میں طلب فرمایا اور ان کے حزن و ملال کو دور کرنے کے لئے ان بشارتوں سے انہیں سرفراز فرمایا۔

یا ثابت اما ترضی ان تعیش حمیدا و تقتل شهیدا و تدخل الجنة.

چنانچہ وہ مسلیمہ کذاب کے خلاف جنگ لڑی جانے والی جنگ، جنگ یمامہ میں شرف شہادت سے مشرف ہوئے۔ ان کے بارے میں محبوب کریم ﷺ کے سارے ارشادات پورے ہوئے اور وہ جنت الفردوس کے حقدار قرار پائے۔

بارگاہ رسالت میں صحابہ کرام جب گفتگو کرتے تو بڑی دھیمی آواز سے تاکہ کہیں بے ادبی کے مرتکب نہ ہوں۔ وہ کلمات جن میں اگرچہ صراحۃً بے ادبی کا شائبہ تک نہیں لیکن کنایۃً ان کو گستاخی کے مفہوم پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ ایسے الفاظ کے استعمال کرنے سے بھی فرزند اسلام کو سختی سے منع فرمایا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یاایها الذین آمنوا لا تقولوا راعنا.

اے ایمان والو! میرے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں یہ الفاظ مت دہراؤ۔

''راعنا'' کیونکہ راعنا کا غلط تلفظ کر کے اس کے ذریعے بدطینت لوگ محبوب ﷺ کی گستاخی کر سکتے تھے۔ اس لئے اس لفظ کے استعمال سے بھی روک دیا گیا۔

صحابہ کرام کا ادب محبوب ﷺ

☆ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسا بہادر شجاع جرنیل بھی بارگاہ رسالت میں حاضر ہوتا تو انہیں جرات نہ ہوتی کہ محبوب دو جہاں ﷺ کے رخ انور کی طرف آنکھ بھر کر دیکھ سکیں۔ آپ کہتے اگر مجھے کوئی یہ کہتا کہ میں اپنے آقا کا حلیہ بیان کروں تو میں ایسا نہ کر سکتا کیونکہ میں نے کبھی آنکھ بھر کے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ سر جھکائے، آنکھیں نیچے کئے ہوئے بارگاہ رسالت مصطفیٰ ﷺ میں حاضر رہا کرتا۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب محبوب دو جہاں ﷺ صحابہ کرام کے مجمع میں تشریف لاتے تو کوئی بھی ان میں سے آنکھ اٹھا کر محبوب دو جہاں کی طرف دیکھنے کی جسارت نہ کرتا۔ البتہ حضرت ابو بکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نہایت شفقت و مہربانی کے باعث آپ کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

☆ حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا۔ صحابہ کرام حسن کائنات ﷺ کے گرد حلقہ باندھے بیٹھے تھے۔ صحابہ کرام جان کائنات ﷺ کی محفل میں اس طرح فرط ادب سے بے حس و حرکت بیٹھتے ہوتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں، اگر انہوں نے ذرا سا سر ہلایا تو پرندے اڑ جائیں گے۔ جب محبوب دو جہاں ﷺ اپنی محفل مبارک میں گفتگو فرماتے تو تمام حاضرین جامد و ساکت بیٹھے ہوتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار مکہ نے عروہ بن مسعود کو مسلمانوں کے حالات دریافت کرنے کے لئے محبوب دو جہاں ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ اس نے محبوب کریم ﷺ کے صحابہ کرام کے ادب و احترام کی کیفیت کو دیکھا تو سراپا حیرت بن گیا۔ اس نے دیکھا کہ محبوب دو جہاں ﷺ وضو فرماتے ہیں تو جسم اطہر سے لگنے والا پانی کا کوئی قطرہ زمین پر نہیں گرنے دیتے۔ بلکہ آگے بڑھ کر پانی کے ان قطروں کو اپنی ہتھیلی پر لے لیتے

اور جسم اور چہروں پر بطور تبرک مل لیا کرتے ہیں۔ محبوب دو جہاں ﷺ ارشاد فرماتے ہیں تو ہر صحابی اس فرمان کو پورا کرنے کے لئے بیتاب ہو جاتا ہے ہر ایک کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ ارشاد عالی کو بجالانے کی سعادت اسے نصیب ہو۔ جب محبوب دو جہاں ﷺ گفتگو کرتے ہیں تو سب صحابہ سر جھکا لیتے ہیں اور ہمہ تن گوش ہو کر محبوب دو جہاں ﷺ کے ارشادات کو سنتے ہیں۔

عروہ جب واپس آیا تو اپنی قوم سے کہا۔ اے گروہ قریش میں بڑے بڑے شاہان عالم کے درباروں میں گیا ہوں۔ کسریٰ ایران' قیصر روم' حبشہ کے نجاشی اور کئی دوسرے بادشاہوں کو بھی دیکھا ہے۔ لیکن اطاعت و انقیاد کا جو جذبہ میں نے غلامان مصطفیٰ ﷺ میں دیکھا ہے اس کا کہیں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ محسن دو جہاں ﷺ کو حجامت کراتے دیکھا۔ حجام محبوب کریم ﷺ کے گیسوؤں کو مونڈ رہا تھا۔ صحابہ کرام محبوب کریم ﷺ کے اردگرد حلقہ باندھے کھڑے تھے۔ ہر ایک کی یہ آرزو تھی کہ محبوب دو جہاں ﷺ کے گیسو مبارک ان میں سے کسی کے ہاتھ میں پڑیں اور کوئی بال زمین پر گرنے نہ پائے۔

☆ جب قریش نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ ہم اور کسی مسلمان کو تو مکہ میں قدم رکھنے کی اجازت نہیں دیں گے البتہ آپ کو اجازت دیتے ہیں آپ چاہیں تو کعبہ شریف کا طواف کر سکتے ہیں۔ اس عاشق صادق نے یہ کہہ کر مکہ کے قریش کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا۔ **ما کنت لاطوف حتی یطوف به رسول الله** ﷺ۔ میں اس وقت تک ہرگز کعبہ کا طواف نہیں کروں گا جب تک میرے مولا و آقا محمد رسول اللہ ﷺ پہلے طواف نہیں فرمائیں گے۔

☆ صحابہ کرام کے ادب کا یہ عالم تھا کہ جب در اقدس پر حاضر ہوتے اور دروازہ بند ہوتا تو ناخنوں سے اس کو کھٹکھٹاتے تا کہ حسن کائنات ﷺ کے سمع مبارک پر یہ شور بوجھ نہ بنے۔

☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوئی بات جان کائنات ﷺ سے، پوچھنا چاہتا لیکن میری جرات نہ ہوتی تھی کہ میں پوچھ سکوں۔ محبوب کریم ﷺ کے رعب کی وجہ سے کئی سال گزر جاتے اور میں اس بات کے بارے میں استفسار کی جرات نہ کر سکتا۔

رحمت دو جہاں ﷺ کی عزت و تکریم جس طرح آپ ﷺ کی ظاہری زندگی میں لازمی اور ضروری تھی اسی طرح آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی آپ ﷺ کا ادب واحترام لازمی ہے۔

جب محبوب کائنات ﷺ کا ذکر پاک کیا جاتا' آپ کی کوئی حدیث یا سنت بیان کی جاتی یا محبوب کریم ﷺ کی سیرت کا کوئی واقعہ بیان کیا جاتا محبوب ﷺ کی اہل بیت' عترت طاہرہ کا تذکرہ ہوتا یا اہل بیت مکرمین اور صحابہ کرام کا ذکر خیر ہوتا تو سلف صالحین ایسے ادب و احترام کے ساتھ بیٹھتے جیسے محبوب کریم ﷺ اس محفل میں بذات خود جلوہ فرما ہیں۔

☆ قاضی ابوالفضل شفاء میں فرماتے ہیں ہماری سلف صالحین اور ائمہ کرام کے ادب واحترام کا یہی حال تھا۔

☆ قاضی ابو عبداللہ جلیل القدر علماء کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ خلیفہ منصور ابو جعفر مسجد نبوی ﷺ میں حاضر تھا اور اس کی گفتگو کسی مسئلہ پر حضرت امام مالک سے ہوئی اور امام مالک نے امیر المؤمنین کو کہا **یا امیر المؤمنین لا ترفع صوتک فی هذا المسجد** ۔ اے امیر المؤمنین اس مسجد میں اپنی آواز مت

اونچی کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ **لا ترفعوا صوتکم فوق صوت النبی** . کہ محبوب کریم ﷺ کی آواز پر اپنی آواز کو بلند نہ کرو۔

اللہ تعالیٰ نے خود اہل اسلام کو ادب سکھایا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے تمہاری آواز بلند نہ ہونے پائے۔ ورنہ تمہارے اعمال **Waste** (ضائع) ہو جائیں گے اور تمہیں اس نقصان کا شعور تک بھی نہ ہوگا۔

دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو بارگاہ نبوت میں آہستہ بولتے ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے۔

ان الذین یغضون اصواتھم عند رسول اللہ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقویٰ لھم مغفرۃ و اجر عظیم.

"بے شک جو لوگ پست رکھتے ہیں اپنی آوازوں کو اللہ کے رسول ﷺ کے سامنے یہی وہ لوگ ہیں مختص کرلیا ہے اللہ نے ان کے دلوں کو تقویٰ کے لئے۔ انہی کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے"۔

جو لوگ محبوب کریم ﷺ کے ادب کو ملحوظ نہیں رکھتے اور باہر سے آوازیں دے کر محبوب کریم ﷺ کو بلاتے ہیں ان کو ان الفاظ سے تنبیہ کی:

ان الذین ینادونک من ورآء الحجرات اکثرھم لا یعقلون.

"بے شک جو لوگ پکارتے ہیں آپ کو حجروں کے باہر سے ٗان میں سے اکثر ناسمجھ ہیں"۔

اس سے معلوم ہوا کہ محبوب دو جہاں ﷺ کی ظاہری زندگی میں جن آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اس طرح وصال کے بعد بھی ان آداب کا ملحوظ رکھنا گزیر ہے۔

جب امام مالک کی امیر المؤمنین نے یہ بات سنی تو فوراً سر جھکالیا۔

اسی اثناء میں امیر المؤمنین نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کیا دعا مانگتے وقت میں قبلہ شریف کی طرف رخ کروں یا اپنے آقا و مولا ﷺ کی طرف رخ کروں؟ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم دعا مانگتے وقت حسن کائنات ﷺ کی طرف سے منہ کیوں پھیرتے ہو؟ حالانکہ محسن کائنات تمہارا بھی وسیلہ ہیں اور تمہارے باپ آدم کا بھی وسیلہ ہیں بلکہ تم محبوب کائنات کی طرف منہ کرکے دعا مانگو اور محبوب دو جہاں ﷺ سے طلب شفاعت کرو ٗحضور ﷺ تمہاری شفاعت کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں تمہارے آقا کی شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ ارشاد الٰہی ہے۔

ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جآؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدو اللہ تواباً رحیماً.

"اگر یہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے ٗاے میرے محبوب ﷺ! تیری خدمت میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے کئے پر مغفرت طلب کریں اور اللہ کا رسول مکرم ﷺ ان کے لئے مغفرت طلب کرے تو وہ یقیناً اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا پائیں گے"۔

☆ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایوب سختیانی کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا جتنے لوگوں سے میں نے حدیث بیان کی ہے ان سب میں ایوب سختیانی افضل تھے۔

اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو حج کیئے ہیں۔ میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ میں ان کی حرکات و سکنات کو تاڑتا رہتا تھا۔ جب بھی ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ کا ذکر کیا جاتا تو

وہ زاروقطار رونا شروع کر دیتے یہاں تک کہ ان کی حالت زار کو دیکھ کر میرے دل میں ان کے لئے رحم پیدا ہو جاتا۔ جب میں نے ان کی یہ کیفیت دیکھی کہ محبوب کریم ﷺ کا نام سنتے ہی زاروقطار رونا شروع کر دیتے ہیں تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب کریم ﷺ کی حد درجہ تعظیم وتکریم ہے۔

☆ حضرت مصعب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے جب محبوب کریم ﷺ کا ذکر پاک ہوتا تو آپ کے چہرہ کی رنگت بدل جاتی اور جھک جاتے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ کے ہم نشینوں پر بڑا مشکل وقت آ جاتا۔ ایک دن اس کے بارے میں آپ سے پوچھا گیا کہ محبوب کریم ﷺ کا نام سن کر آپ کیوں اس طرح زاروقطار روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جن کو میں نے دیکھا تھا اگر تم بھی ان لوگوں کو دیکھتے تو تم میری اس حالت کو دیکھ کر پریشان نہ ہوتے۔ میں نے محمد بن منکدر کو دیکھا جو سید القراء تمام قراء کے سردار تھے کہ جب کبھی ہم ان سے کسی حدیث پاک کے بارے میں دریافت کرتے تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا مینہ برسنے لگتا۔ یہاں تک کہ ہم ان کی اس حالت کو دیکھ کر ان پر رحم کرنے لگتے۔

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزید فرمایا کہ میں حضرت جعفر بن محمد الصادق کو دیکھا کرتا آپ کے سامنے سرور کائنات ﷺ کا ذکر خیر ہوتا تو آپ کا رنگ زرد ہو جاتا اور آپ کبھی بھی کوئی حدیث بغیر وضو کے بیان نہیں کرتے تھے۔ میں اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا۔ جب بھی حاضری کا شرف نصیب ہوتا میں آپ کو ان تین حالتوں میں سے کسی ایک حالت میں دیکھتا یا نماز پڑھتے ہوئے یا خاموشی سے بیٹھے ہوئے یا قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے۔ کبھی بھی فضول گفتگو نہ کرتے۔ آپ ان علماء اور عباد سے تھے جو اللہ تعالیٰ سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم کے پاس جب نبی کریم ﷺ کا ذکر خیر ہوتا تو محسوس ہوتا کہ فرط ہیبت سے ان کا خون نچوڑ لیا گیا ہے اور ان کی زبان خشک ہو جاتی ہے۔

☆ امام مالک سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند حضرت عامر کی خدمت میں حاضر ہوتا ان کے سامنے رحمت دو جہاں ﷺ کا ذکر پاک کیا جاتا تو آپ فوراً رونا شروع کر دیتے۔ اور اس وقت تک روتے رہتے جب تک ہمیں یہ محسوس نہ ہوتا کہ ان کی آنکھوں کے سارے آنسو خشک ہو گئے ہیں۔

☆ میں امام زہری کی زیارت کرتا وہ بڑے ہنس مکھ تھے۔ جب ان کے سامنے محبوب دو جہاں ﷺ کا ذکر مبارک ہوتا تو ان پر یہ کیفیت طاری ہوتی گویا وہ نہ آپ کو جانتے ہیں اور نہ آپ ان کو جانتے ہیں۔

☆ میں صفوان بن سلیم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا رہتا وہ بڑے عبادت گزار اور مجتہد تھے جب ان کے سامنے محبوب دو جہاں ﷺ کا ذکر مبارک ہوتا تو رونے لگتے یہاں تک کہ لوگ اٹھ جاتے۔

☆ حضرت قتادہ جب محبوب کریم ﷺ کی حدیث پاک سنتے تو تڑپتے اور روتے۔

☆ جب امام مالکؒ سے حدیث شریف کا درس لینے کے لئے لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا آپ سے عرض کی گئی کتنا اچھا ہوتا کہ آپ نے ساتھ ایک اور آدمی آپ بٹھاتے جو آپ فرماتے وہ بلند آواز سے دہرا دیتا اور سب لوگ آسانی سے سن لیتے آپ نے فرمایا ارشاد الٰہی ہے۔

یاایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و حرمتہ حیا و میتاً سواءً.

''اے ایمان والو! محبوب کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو اور محبوب کریم ﷺ کا

ادب واحترام وصال سے پہلے بھی اور وصال کے بعد بھی یکساں ہے''۔

☆ عمرو بن میمون سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں اکثر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا۔ایک دن ان کی زبان سے نکلا قال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کہتے ہیں ان کے چہرے پر کرب وحزن کے آثار ظاہر ہو گئے۔ میں نے دیکھا ان کی پیشانی سے پسینہ بہہ رہا ہے پھر آپ نے فرمایا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ کی آنکھیں اشک بار ہو جاتیں اور آپ کی رگیں پھول جاتیں''۔

☆ مدینہ طیبہ کے قاضی ابراہیم بن عبداللہ ابن قریم انصاری ایک دفعہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے وہ حدیث بیان کر رہے تھے وہ پاس سے گزر گئے اور کھڑے نہ ہوئے۔آپ نے کہا انی لم اجد موضعا اجلس فیه . اس لئے میں کھڑا نہیں ہوا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور میں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک کھڑے ہو کر سنوں۔

☆ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک آدمی حضرت ابن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرا اور ان سے ایک حدیث کے بارے میں پوچھا اس وقت آپ لیٹے ہوئے تھے آپ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور حدیث بیان کرنا شروع کی۔اس آدمی نے کہا میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ آپ اتنی تکلیف نہ فرمائیں۔انہوں نے جواب دیا میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سناؤں جبکہ میں لیٹا ہوا ہوں۔

☆ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حدیث بیان کرتے تو احترام وجلال کو ملحوظ رکھتے ہوئے' پہلے وضو فرماتے پھر حدیث بیان کرتے۔

☆ اسی طرح مصعب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی حدیث بیان کرتے پہلے وضو فرماتے پھر اپنی داڑھی وغیرہ کو درست کرتے پھر حدیث بیان کرتے۔

☆ حضرت مطرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جب لوگ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے آتے تو آپ اپنی کنیز لوگوں کے پاس بھیجتے۔وہ کنیز لوگوں سے پوچھتی شیخ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ دریافت کر رہے ہیں کہ آپ حدیث سننا چاہتے ہیں یا کوئی فقہی مسئلہ پوچھنا چاہتے ہیں اگر وہ یہ کہتے کہ فقہی مسئلہ کو پوچھنا چاہتے ہیں تو آپ اسی وقت باہر تشریف لاتے۔اگر کہتے کہ حدیث سننے کے لئے آئے ہیں تو آپ پہلے غسل خانہ میں غسل فرماتے' خوشبو لگاتے' نیا لباس زیب تن کرتے' اس کے اوپر جبہ پہنتے پھر دستار باندھتے اور اس کو اپنے سر پر سجاتے پھر چادر اوڑھتے پھر آپ کے لئے کرسی رکھی جاتی۔آپ اس پر بیٹھتے اس طرح کہ آپ پر خشوع وخضوع کے آثار نمایاں ہوتے آپ کے پاس بخور اور عود جلایا جاتا یہاں تک کہ آپ روایت حدیث سے فارغ ہوتے۔

☆ ابن ابی اویس کہتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا آپ اتنا اہتمام کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا احب ان اعظم حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میں محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی زیادہ سے زیادہ تعظیم کروں۔آپ عام حالات میں راستے میں چلتے ہوئے اور جلدی میں حدیث بیان نہ کرتے اور فرماتے میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اچھی طرح سمجھاؤں۔

☆ خرار بن مرہ کہتے ہیں سلف صالحین اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ وضو کئے بغیر وہ حدیث روایت کریں۔

☆ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ

علیہ کی مجلس میں حاضر تھا اور سماع حدیث کر رہا تھا۔ انہیں **16** مرتبہ بچھو نے ڈسا۔ جب بچھو ڈستا ان کا رنگ بدل جاتا اور زردی مائل ہو جاتا۔ اس تکلیف کے باوجود آپ حدیث پاک کی روایت کے سلسلہ کو منقطع نہ فرماتے۔ جب امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مجلس سے فارغ ہوئے اور لوگ منتشر ہو گئے تو میں نے عرض کی یا ابا عبداللہ (آپ کی کنیت) آج میں نے آپ کو عجیب و غریب حالت میں دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا بے شک تم سچے ہو مجھے **16** بار بچھو نے ڈسا اور میں نے صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ **وانی صبرت اجلالا لحدیث رسول اللہ** ﷺ۔ میں نے صبر کیا تا کہ محبوب کریم ﷺ کی حدیث پاک کی عزت و تکریم میں سر مو فرق نہ آئے۔ (الشفاء)۔

☆ ابن محمدی کہتے ہیں کہ ایک روز میں وادی عقیق میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیدل چل کر پہنچا۔ اسی اثناء میں میں نے ایک حدیث پاک کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے مجھے جھڑکا اور فرمایا میری نظر میں تمہاری بڑی عزت تھی لیکن اب وہ عزت نہیں رہی کیونکہ تم نے محبوب کریم ﷺ کی حدیث پاک کے بارے میں اس وقت دریافت کیا جب ہم پیدل چل رہے تھے۔

☆ جریر بن عبدالحمید القاضی نے آپ سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کیا جبکہ وہ کھڑے تھے انہوں نے حکم دیا کہ انہیں قید کر دو۔ عرض کی گئی حضرت یہ تو شہر کے قاضی ہیں فرمایا **القاضی احق من ادب** ۔ قاضی اس بات کا زیادہ حق دار ہے اسے ادب سکھایا جائے۔

☆ ہشام بن ہشام نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک حدیث پوچھی جبکہ وہ کھڑے تھے آپ نے انہیں بیس کوڑے لگائے پھر ان پر ترس آیا اور انہیں کو بیس احادیث سنائیں۔ یعنی ہر کوڑے کے بدلے میں ایک حدیث۔ ہشام نے کہا مجھے یہ بات بہت پسند تھی کہ آپ ایک ایک کوڑا اور مارتے جاتے اور ایک کے بدلے میں ایک حدیث پاک سناتے جاتے۔

محبوب کریم ﷺ کی آل اولاد کی توقیر و تعظیم

ان حضرات کی عزت و توقیر در حقیقت مالک دو جہاں ﷺ کی توقیر و تعظیم تھی اس لئے سلف صالحین ان حضرات کی توقیر کو اس طرح لازم سمجھتے جس طرح رحمت دو عالم ﷺ کی توقیر کو لازمی سمجھتے تھے۔ ارشاد الٰہی ہے۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیراً.

"نیز فرمان خداوندی ہے و **ازواجه امهاتهم**. نبی کریم ﷺ کی ازواج مسلمانوں کی مائیں ہیں۔

حاکم کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ تم میرے اہل بیت کے ساتھ احسان و شفقت کا برتاؤ کیا کرو۔ صحابہ کرام نے حضرت زید بن ارقم سے پوچھا کہ محبوب کریم ﷺ کی اہل بیت کون ہیں؟ زید نے فرمایا۔

آل علی و جعفر و آل عقیل و آل عباس.

"یعنی حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت عباس کی اولاد"۔

☆ محبوب دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا میں تم میں دو ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ انہیں اگر تم مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو گمراہ نہیں ہو گے۔ پھر فرمایا **کتاب اللہ و عترتی اھل بیتی.** اللہ تعالیٰ کی

کتاب اور میری اہل بیت۔ تم خیال رکھو کہ میرے بعد تم ان سے کیا برتاؤ کرو گے۔

☆ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

قال صلی اللہ علیہ وسلم معرفة آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم برائة من النار و حب آل محمد جواز علی الصراط والولایة آل محمد امان من العذاب.

''یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کو پہچاننے کی برکت سے آگ سے نجات ملتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پاک سے محبت کرنا پل صراط سے بخیریت گزرنے کا باعث ہے اور آل مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد و اعانت' عذاب الٰہی سے امان کا باعث ہے''۔

☆ عمر بن ابی سلمہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی انما یرید اللہ الایۃ۔ تو اس وقت محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہ کے گھر تشریف فرما تھے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت سیدۃ فاطمہ' سیدنا امام حسن اور سیدنا امام حسین کو بلایا اور ان پر اپنی چادر ڈال دی۔ علی المرتضی محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے پشت کے پیچھے تھے۔ آپ پر بھی اپنی چادر ڈالی پھر بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔

اللھم ھؤلآء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس و طھرھم تطھیراً.

''اے اللہ تعالیٰ: یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ناپاکی کو ان سے دور کر دے اور ان کو مکمل طور پر پاک کر دے''۔

☆ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و عاد من عاداہ.

''جس کا میں ناصر و مددگار ہوں علی بھی اس کے مددگار و ناصر ہیں اے اللہ! جو علی کی مدد کرتا ہے یا دوست رکھتا ہے تو بھی اس کو دوست رکھ اور جو اس سے دشمنی کرتا ہے تو بھی اس کا دشمن بن جا''۔

☆ حاکم دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں مزید ارشاد فرمایا۔

لا یحبک الا مؤمن ولا یبغضک الا منافق.

''تیرے ساتھ محبت نہیں کرتا مگر مومن اور تیرے ساتھ بغض نہیں کرتا مگر منافق''۔

☆ محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کسی آدمی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تم سے محبت نہ کرے۔ جس نے میرے چچا کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ بیشک آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے''۔

☆ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اے چچا! صبح سویرے اپنے بیٹوں کے ساتھ میرے پاس آنا۔ وہ سب جمع ہو گئے۔ راحت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب پر اپنی چادر ڈال کر فرمایا یہ میرا چچا ہے' میرے باپ کی مانند ہے اور یہ میرے اہل بیت ہیں اے اللہ ان کو آتش جہنم سے بچا لے جس طرح میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔

☆ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ لیتے اور دعا مانگتے۔

''یا اللہ! میں دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔ **ارقبو محمد فی اهل بیته.** محبوب دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کا خیال رکھو۔

☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے۔

والذی نفسی بیده لقرابة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم احب الی من ان اصل بقرابتی.

''اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل قرابت کے ساتھ صلہ رحمی اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی سے مجھے بہت عزیز ہے''۔

☆ عقبہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا' انہوں نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گردن پر بٹھایا ہوا تھا آپ فرما رہے تھے۔

بابی شبیه بالنبی لیس شبیها بعلی.

''بخدا یہ شہزادہ اپنے باپ علی سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہے''۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق کا یہ جملہ سنتے اور ہنستے۔

☆ حضرت عبداللہ بن حسن بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ میں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک کام کے لئے آیا۔ آپ نے مجھے فرمایا جب آپ کو میرے ساتھ کوئی کام ہو تو میری طرف آدمی بھیج دیا کریں خط لکھ دیا کریں۔ مجھے اس بات سے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے کہ وہ آپ کو میرے دروازے پر دیکھے۔

☆ زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ کا جنازہ پڑھا پھر آپ کا خچر آپ کے قریب لایا گیا تاکہ آپ اس پر سوار ہوں۔ اسی اثناء میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے انہوں نے آپ کی سواری کی رکاب تھام لی۔ زید نے کہا اے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر عم زاد رکاب کو چھوڑ دو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا **هذا تفعل بالعلماء.** ہم علماء کا اس طرح احترام کیا کرتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ کو چوم لیا اور فرمایا **هذا مرنا ان نفعل باهل بیت نبیاً.** ہمیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنے نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے ساتھ یوں ادب و احترام کا برتاؤ کیا کریں۔

☆ اوزاعی روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی' حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ان کے ساتھ ایک غلام تھا جس نے ان کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب انہیں دیکھا تو از راہ ادب ان کے لئے کھڑے ہو گئے۔ چل کر ان کے پاس گئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کپڑے میں لپیٹا پھر ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔ جہاں خود بیٹھا کرتے وہاں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کو بٹھایا اور خود ان کے سامنے باادب بیٹھ گئے۔ **وما ترک لها حاجة الا قضاها.** آپ نے جو حکم کیا اس کو بجالائے اور تعمیل کی۔

☆ جب عہد فاروقی میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کے وظائف مقرر کئے گئے تو آپ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ کے لئے تین ہزار کا وظیفہ مقرر کیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ساڑھے تین ہزار کا وظیفہ مقرر کیا۔ حضرت عبداللہ نے اپنے والد ماجد سے گزارش کی کہ آپ نے حضرت اسامہ کو مجھ پر کیوں فضیلت دی اور اس کے لئے زیادہ وظیفہ کیوں مقرر کیا حالانکہ وہ کسی مشہد میں مجھ سے سبقت نہیں لے گئے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زید' اسامہ کا باپ' تیرے باپ سے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ

محبوب تھا اور اسامہ تم سے زیادہ محبوب دو جہاں کو محبوب تھا۔ فاثرن حب رسول اللہ ﷺ علی حبی. میں نے راحت دو جہاں ﷺ کی محبت کو اپنی پر ترجیح دی اس لئے ان کا وظیفہ تم سے زیادہ مقرر کیا۔

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ قابس بن ربیعہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ شکل میں مشابہت رکھتا ہے۔ جب یہ قابس' امیر معاویہ کے پاس آئے تو آپ از راہ ادب کھڑے ہو گئے' آگے بڑھ کران کا استقبال کیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور مرغاب کی جاگیر جو بڑی زرخیز تھی وہ ان کو عطا فرمائی کیونکہ وہ شکل و شباہت صورت میں رحمت دو جہاں ﷺ سے مشابہت رکھتے تھے۔

☆ جعفر بن سلیمان خلیفہ نے جب امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو درے لگائے تو آپ پر غشی طاری ہو گئی۔ اسی حالت میں انہیں اٹھا کر لایا گیا۔ لوگ آپ کی تیمارداری کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ کو ہوش آ گئی آپ نے فرمایا۔ اشھد کم انی جعلت ضاربی فی حل۔ اے لوگو! میں تم کو اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ جس نے مجھے اتنی ضربیں لگائیں ہیں میں نے اسے معاف کر دیا۔

پوچھا گیا کہ اس عفو درگزر کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مجھے موت نہ آ جائے اور پھر نبی کریم ﷺ سے میری ملاقات ہو۔ مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میری وجہ سے محبوب کریم ﷺ کی آل سے کسی شخص کو آتش جہنم میں جھونک دیا جائے۔

☆ منصور نے حکم دیا کہ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جعفر نے جو زیادتی کی اس کا اس سے قصاص (بدلہ) لیا جائے' جتنے درے اس نے امام مالک کو مارے ہیں اتنے ہی درے اس کو بھی لگائے جائیں۔ حضرت امام مالک نے سنا تو فرمایا میں اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں بخدا جس وقت جعفر مجھے وہ درہ مارتا تھا' ابھی وہ میرے جسم سے اٹھاتا نہیں تھا کہ میں اس کو معاف کر دیا کرتا تھا۔ کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کا رشتہ دار تھا۔

☆ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کے لئے عام طور پر جایا کرتے تھے اور فرماتے ہمارے آقا ﷺ ان کی ملاقات کے لئے تشریف لے جاتے تھے اس لئے ہم بھی ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

☆ ایک دفعہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئیں مالک دو جہاں ﷺ نے اپنی چادر بچھائی اور اس پر انہیں بٹھایا اور دریافت کیا کہ آپ کیوں تشریف لائیں ہیں انہوں نے اپنی ضروریات بیان کیں۔ محبوب کریم ﷺ نے اسی وقت اس کو پورا کر دیا۔

☆ محبوب دو جہاں ﷺ کے وصال کے بعد آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتیں یہ دونوں خلفاء آپ کے ساتھ بعینہ وہی برتاؤ کرتے جو جان کائنات ان کے ساتھ کیا کرتے تھے یعنی اپنی چادر بچھاتے اور اس پر حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بٹھاتے پھر جو حکم کرتیں اس کو بجالاتے۔

صحابہ کرام کی تعظیم و تکریم اور ان کے ساتھ احسان و مروت

محبوب دو جہاں ﷺ کی تعظیم و تکریم کا حق ادا کرنے کے لئے صحابہ کرام کی تعظیم و تکریم بھی انتہائی ضروری ہے۔ جو واقعات ان کے درمیان رونپذیر ہوئے ان کے بیان سے زبان کو روکنا لازمی ہے۔ جاہل مورخین' نادان راویوں اور گمراہ رافضیوں نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں طرح طرح کی لغو روایتیں

نقل کی ہیں۔اہل ایمان کا فرض ہے کہ ان واقعات کی ایسی تاویل کریں جس سے کسی پر کوئی الزام عائد نہ ہو۔کسی کو روانہیں کہ وہ صحابہ کرام میں سے کسی پر زبان طعن دراز کرے کیونکہ یہ وہ مقدس ہستیاں ہیں جن کی توصیف وثنا سے اللہ تعالیٰ کی کتاب بھری ہوئی ہے۔جن ہستیوں کے ثناخواں رب العالمیں ہوں کسی ماوشما کو کیا حق پہنچتا ہے کہ ان کی بارگاہ اقدس میں یاوہ گوئی کرتا رہے۔سورۃ الفتح کا ایک رکوع۔محمد رسول اللہ والذین معہ الخ۔کوئی غور سے پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے محبوب کے ان صحابہ کی عظمت کا پتہ چل جاتا ہے۔

سورۃ توبہ کی آیت 100 بھی اس سلسلہ میں ہر غلط فہمی کو دور کرنے کا باعث بن سکتی ہے۔

والسبقون الاولون من المهجرين الانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنت تجرى من تحتها الانهار خلدين فيها ابدا ذلک الفوز العظيم.

سورۃ فتح کی یہ آیت بھی سرمہ چشم بصیرت کا کام دیتی ہے۔

لقد رضى الله عن المؤمنين اذيبا يعنونک تحت الشجرة.

ان کے علاوہ سینکڑوں آیات طیبات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب کریم ﷺ کے جان نثاروں اور وفا شعار صحابہ کرام کی عظمت شان کا ذکر فرمایا ہے۔

ان آیات قرآنی کے علاوہ بے شمار احادیث طیبہ ہیں جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنے غلاموں کی عزت افزائی فرمائی ہے۔فرمایا۔

''میرے صحابہ کرام کے بارے میں بدکلامی نہ کرو اگر تم لوگ احد کے پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرو تو اس کا اتنا ثواب نہیں جتنا ہیں میرے صحابہ کے نصف مد خرچ کرنے کا ہے''۔

☆ دوسری حدیث پاک میں ہے جب میرے صحابہ کی شان میں بدکلامی کی جائے تو اپنی زبانوں کو روک لو۔

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے صحابہ کو برا بھلا کہتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی طرف سے لعنت ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ نہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور نہ اس کی طرف سے فدیہ قبول کرتا ہے''۔

☆ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام لوگوں سے میرے صحابہ کو پسند فرمایا ہے۔اور میرے صحابہ میں سے چار کو میرے لئے پسند فرمایا ہے۔حضرت ابوبکر صدیق، فاروق اعظم، عثمان غنی اور حضرت سیدنا علی رضوان اللہ علیہم۔ان کو اللہ تعالیٰ نے میرے تمام صحابہ سے افضل بنایا ہے اور میرے تمام صحابہ میں بھلائی ہے۔

☆ ''حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں جس شخص میں دو خصلتیں پائی جائیں وہ نجات پا جاتا ہے۔ سچائی اور محبوب کریم ﷺ کے صحابہ کی محبت''۔

☆ ابوایوب نے فرمایا جس شخص نے ابوبکر صدیق سے محبت کی اس نے اپنے دین کو قائم کرلیا۔جس نے حضرت عمر فاروق سے محبت کی اس کے لئے صراط مستقیم واضح ہوگئی۔اور جس نے عثمان غنی سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ کے نور سے روشنی حاصل کی اور جس نے سیدنا علی سے محبت کی اس نے مضبوط رسی پکڑ لی۔جس نے محبوب کریم ﷺ سے محبت کی تعریف کی وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔اور جو کسی صحابی کی عیب چینی کرتا ہے وہ بدعتی ہے۔وہ سنت کے بھی مخالف ہے اور سلف صالحین کے بھی خلاف ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اس کا عمل

آسمان کی طرف بلند نہیں کیا جائے گا۔

☆ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا اے لوگو! سن لو میں ابوبکر سے راضی ہوں تم بھی اسے اچھی طرح جان لو۔ اے لوگو میں عمر، علی، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد، سعید اور عبدالرحمٰن بن عوف علیہم الرضوان سے راضی ہوں تم بھی اس حقیقت کو پہچان لو۔

☆ محبوب دو جہاں نے فرمایا اے لوگو اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو اور اہل مدینہ کو معاف کر دیا ہے۔ اے لوگو میرے صحابہ کے بارے میں، میرے سسرال کے بارے میں اور میرے دامادوں کے بارے میں میری عزت و تکریم کا خیال رکھا کرو۔

☆ ایک آدمی نے معافی بن عمران کو کہا کہ عمر بن عبدالعزیز کا درجہ امیر معاویہ سے بہت بلند ہے تو انہوں نے کہا جان کائنات نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے ساتھ کسی کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے صحابی تھے۔ جان کائنات ﷺ کے سسرال تھے۔ آپ کاتب وحی تھے اور اللہ تعالیٰ کی وحی پر آپ امین تھے۔

☆ ایک جنازہ محبوب کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں جان کائنات ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی فرمایا وہ حضرت عثمان سے بغض کیا کرتا تھا اس لئے اس کو اللہ تعالیٰ نے مبغوض بنا دیا ہے۔

☆ محبوب کریم ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا اگر ان سے غلطی ہو جائے تو معاف کر دو اور اگر اچھا کام کریں تو اس کو قبول کر لو۔

☆ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا جو میرے صحابہ کا ادب ملحوظ رکھے گا روز محشر میں اس کا محافظ ہوں گا۔ جو میرے صحابہ کا ادب ملحوظ رکھے گا وہ حوض کوثر پر میرے پاس آئے گا جو میرے صحابہ کا ادب ملحوظ نہیں رکھے گا وہ قیامت کے روز حوض کوثر پر حاضر نہیں ہوگا۔ محبوب کریم ﷺ کے جتنے صحابہ کرام محبوب دو جہاں ﷺ ان کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔

☆ سہل بن عبداللہ التستری نے کہا کہ وہ شخص جو صحابہ کرام کی تعظیم نہیں کرتا، وہ گویا رسول اللہ ﷺ پر ایمان نہیں لایا۔

ہر وہ چیز جس کو محبوب دو جہاں ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق ہو یا جس جگہ پر محبوب کریم ﷺ تشریف فرما ہوئے ہوں جیسے مکہ اور مدینہ جہاں محبوب کریم ﷺ نے نماز ادا کی ہو یا قیام فرمایا ہو، ان تمام چیزوں کی عزت و تکریم کرنا در حقیقت جان دو جہاں ﷺ کی تعظیم و تکریم کرنا ہے۔

☆ صفیہ بنت نجوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بالوں کا ایک گچھا تھا جو سر کے اگلے حصہ میں تھا۔ آپ بیٹھتے اور اس کو کھولتے تو وہ بال اتنے لمبے تھے کہ زمین کو چھو لیتے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ ان کو کٹوا کیوں نہیں دیتے یا منڈا کیوں نہیں دیتے؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں منڈاؤں گا کیونکہ ان بالوں کو سرور عالم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مس کیا ہے۔

☆ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر ٹوپی تھی، اس میں نبی کریم ﷺ کے چند موئے مبارک تھے۔ ایک دفعہ جنگ میں وہ ٹوپی آپ کے سر سے گر پڑی۔ آپ اپنی سواری سے نیچے اترے اور کفار کے ساتھ سخت جنگ کی یہاں تک کہ انہیں ادھر ادھر ہٹا دیا اور ٹوپی اٹھالی۔ بعض صحابہ نے آپ کی اس بات کر

ناپسند کیا کہ ایک ٹوپی کے لئے انہوں نے صحابہ کی کثیر التعداد جانوں کو خطرے میں ڈالا۔ آپ نے فرمایا میں نے صرف اس ٹوپی کے لئے اتنی قربانی نہیں کی بلکہ اس میں میرے آقا و مولا ﷺ کے چند موئے مبارک تھے جن کی برکت سے ہر میدان میں مجھے فتح حاصل ہوتی تھی۔ میں نے یہ خطرہ اس لئے مول لیا کہ مبادا یہ ٹوپی ضائع ہو جائے اور اس میں محبوب کریم ﷺ کے جو موئے مبارک ہیں ان کی برکت سے میں محروم ہو جاؤں اور وہ مشرکین کے قبضہ میں نہ آ جائے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کے منبر کی اس جگہ پر ہاتھ پھیرتے جہاں محبوب کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوتے۔ اور پھر اپنے ہاتھوں کو چہرہ پر مل لیتے۔

☆ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ شریف میں کسی گھوڑے پر سوار نہ ہوتے آپ فرماتے مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں اس سرزمین پر کسی جانور پر سواری کروں جس میں میرے آقا ﷺ استراحت فرما ہیں۔

☆ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بہت سے گھوڑے تھے آپ نے وہ تمام گھوڑے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دے دیئے انہوں نے عرض کی اپنی سواری کے لئے ایک گھوڑا تو اپنے پاس رکھ لیں۔ آپ نے فرمایا مجھے شرم آتی ہے کہ میں اس سرزمین کو گھوڑے کے سموں سے روندوں جس میں اللہ تعالیٰ کا محبوب ﷺ آرام فرما ہے۔

☆ حضرت ابو عبدالرحمٰن السلمی احمد بن فضلیو یہ سے' جو بڑے زاہد' مجاہد اور تیر انداز تھے' روایت کرتے ہیں کہ جب مجھے یہ علم ہوا کہ محبوب کریم ﷺ نے اپنی کمان کو اپنے دست مبارک میں لیا ہے میں نے اس کے بعد کبھی بے وضو کسی کمان کو ہاتھ نہیں لگایا۔

☆ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ فتویٰ دیا ہے جس شخص نے یہ کہا کہ مدینہ طیبہ کی مٹی ردی ہے اس کو تیس درے لگائیں جائیں گے اور اس کو قید کی سزا دی جائے گی۔ اس سے بڑا جرم اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس نے پاک زمین کو ردی اور غیر طیب کہا ہے جس میں رحمت عالم ﷺ آرام فرما ہیں۔

☆ جھجاء غفاری نے محبوب کریم ﷺ کی وہ سوٹی جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی' اس جو چھینا اور جب اپنے گھٹنے پر رکھ کر اس کو توڑنے کا ارادہ کیا تو لوگ چیخ اٹھے لیکن اس بد بخت نے اس کو توڑ دیا جس سے اس گھٹنے میں عاقلہ کی بیماری لگ گئی اور ایک سال میں ہی وہ ہلاک ہو گیا۔

☆ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میرے منبر پر بیٹھ کر جھوٹی قسم اٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے واصل جہنم کرتا ہے۔

☆ ابوالفضل الجوہری کے بارے میں مروی ہے جب وہ مدینہ طیبہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے اور مدینہ طیبہ کے قریب پہنچ جاتے تو اپنی سواری سے اترتے اور پیدل چلتے اس حال میں کہ آپ پر گریہ طاری ہوتا اور یہ شعر پڑھ رہے ہوتے۔

ولما راینا رسم من لم یدع لنا
فؤاد لعرفان الرسو کم ولالبا

"جب ہم اس شہر کی گری ہوئی عمارتوں کو دیکھتے ہیں جس کی محبت نے ہمیں فکر و تدبر سے محروم کر دیا ہے"۔

نزلنا عن الکوار نمشی کرامۃ

لمن بان عنه ان نكم به ركبا

''ہم کجاووں سے اتر جاتے ہیں اس ذات اقدس کی تعظیم وتکریم کے لئے کیونکہ یہ بات جائز نہیں کہ اس ہستی کے شہر کی زیارت کے لئے ہم آئیں اور اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں۔

رفع الحجاب لنا فلاح لناظر

قمر تقطع دونه الارهام

''دوری کا پردہ ہمارے سامنے سے اٹھ گیا اور ہماری آنکھوں کے سامنے چودھویں کا چاند ظاہر ہو گیا''۔

واذا المطی بنا بلغن محمدا

فظهور هن علی الرجال حرام

''جس وقت ہماری سواری کے جانور ہمیں اٹھا کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچا دیں تو ان کی پشتیں سواری کے لئے مردوں پر حرام ہو جاتی ہیں''۔

قربننا من خير من وطئ الثرى

ولها علينا حرمة و ذمام

''ان سواریوں نے ہمیں اس ہستی کے نزدیک پہنچا دیا جو ان تمام لوگوں سے افضل اور اعلیٰ ہے جنہوں نے زمین پر اپنے قدم رکھے اور اس وجہ سے ان جانوروں کی عزت و حرمت ہم پر لازم ہو جاتی ہے''۔

☆ کسی بزرگ سے مروی ہے کہ انہوں نے پیدل حج کیا ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے پیدل چلنے کی تکلیف کیوں گوارا کی؟ آپ نے فرمایا۔العبد الابق لايتى الى بيتت مولاه راكيا. ''کہ بھاگا ہوا غلام جب اپنے مولا کے پاس آتا ہے تو اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ سوار ہو کر آئے''۔اگر میں سر کے بل چل کر آ سکتا تو میں قدموں سے چل کر نہ آتا۔

ہر وہ چیز جس کی نسبت محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گئی وہ اہل محبت کے لئے بہت ہی معزز و مقرب ہو گئی۔

☆ قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

يادار خير المسلين و من به

هدى الانام وخص بالايات

''تمام رسولوں کے سردار کے شہر جس میں ایسی ہستی ہے جس سے لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔اور جس کو خصوصی معجزات عطا فرمائے گئے''۔

عندى لاجلك لوعة و صبابة

تشوق متوقد الجمرات

''میرے دل میں اس سرزمین کے لئے شوق ہے اور محبت ہے ایسا شوق جس کی چنگاریاں جل رہی ہیں''۔

وعلى عهد ان ملات مهاجرى

من تلكم الجدران والعرصات

''میں نے اپنے اوپر یہ بات لازم کر لی ہے کہ جب میری آنکھیں ان دیواروں اور ان میدانوں سے مشرف ہوں گی''۔

لاعفرن مصون شيبى بينها

بزم عشاق کا پیغام دنیا کے تمام والدین کے نام

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے احکامات و ممنوعات کے بارے میں بتا دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ کاموں کے بارے میں بتا دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو محبوب کریم ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق زندگی بسر کرنے کا پابند بنا دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو نیکی' بدی سے آگاہ کر دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو حلال روزی کے فوائد اور حرام کمائی کے نقصانات سے آگاہ کر دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو ناانصافی' دوسروں کی حق تلفی' دوسروں کے مال پر نگاہ رکھنے' دوسروں کی تذلیل کرنے اور دوسروں پر ظلم کرنے جیسے گناہوں سے باز رہنے کے لئے تیار کر دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو آخرت کی ابدی نعمتوں کے بارے میں آگاہ کر دیا ہے؟

☆ کیا آپ نے اپنے بچوں کو جہنم کے دردناک عذاب سے بچنے کے گر سکھا دیئے ہیں۔

اگر آپ نے اب تک ان باتوں سے غفلت کی ہے تو فوراً یہ تمام تعلیمات اپنے بچوں تک پہنچائیں' اپنی ذمہ داری نبھائیں' اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دنیوی معاشرہ سنوارنے میں اپنا کردار ادا کریں اور اپنی اور اپنے بچوں کی آخرت سنواریں۔

حضرت علامہ حافظ محمد زمان خان چشتی سیالوی کی عالمانہ، عارفانہ، عاشقانہ چند تحریریں